اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر: غلام نبی

ہفتہ میں تین بار

نمبر ۳۸	مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۰ء	مطابق ۲ جمادی الاول ۱۳۴۹ھ	جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

۲۳ ستمبر ۱۲ بجے کی ٹرین سے جناب مفتی محمد صادق صاحب شملہ سے تشریف لے آئے۔ آپ کی صحت نسبتاً اچھی ہے۔

مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری ۲۲ ستمبر کو مری سے واپس آگئے ہیں۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان روزانہ بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں قرآن شریف کا درس دیتے ہیں۔

قادیان میں گرمی کا زور اب کم ہو گیا ہے۔ اور موسم میں خوشگوار تبدیلی محسوس ہو رہی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مقام عبودیت اور فناء اتم کی تشریح

جب طالب کمال وصال کا خدا کے لئے اپنے تمام وجود سے الگ ہو جاتا ہے۔ اور کوئی حرکت اور سکون اُس کا اپنے لئے نہیں رہتا۔ بلکہ سب کچھ خدا کے لئے ہو جاتا ہے۔ تو اس حالت میں اس کو ایک روحانی موت پیش آتی ہے۔ جو بقا کو مستلزم ہے۔ پس اس حالت میں گویا وُہ بعد موت کے زندہ کیا جاتا ہے۔ اور غیر اللہ کا وجود اُس کی آنکھ میں باقی نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ غلبہ شہود ہستی الٰہی سے وُہ اپنے وجود کو بھی نابود ہی خیال کرتا ہے۔ پس یہ مقام عبودیت و فناء اتم ہے۔ جو غائت سیر اولیا ہے۔ اور اسی مقام میں غیب سے باذن اللہ ایک نور سالک کے قلب پر نازل ہوتا ہے۔ جو تقریر اور تحریر سے باہر ہے۔ غلبہ شہود کی ایک ایسی حالت ہے کہ جو علم الیقین اور عین الیقین کے مرتبہ سے برتر ہے۔ صاحب شہود تام کو ایک علم تو ہے۔ مگر ایسا علم جو اپنے ہی نفس پر وارد ہو گیا ہے۔ جیسے کوئی آگ میں جل رہا ہے۔ سو اگرچہ وُہ بھی جلنے کا ایک علم رکھتا ہے۔ مگر وہ علم الیقین اور عین الیقین سے برتر ہے۔ کبھی شہود تام بیخبری تک بھی نوبت پہنچا دیتا اور حالت سکر اور بیہوشی کی غلبہ کرتی ہے۔ اس حالت سے یہ آیت مشابہ ہے۔ فلما تجلّٰی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسٰی صعقا لیکن حالت تام وُہ ہے جس کی طرف اشارہ ہے۔ ما زاغ البصر وما طغٰی یہ حالت اہل جنت کے نصیب ہوگی۔ پس غایت یہی ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے آپ اشارہ فرمایا ہے وجوہ یومئذٍ ناضرۃ الٰی ربھا ناظرۃ۔

(الحکم ۸۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء)

اخبار احمدیہ

کارکنان جماعت احمدیہ کھیوہ کلاس والہ

۱- پریذیڈنٹ مولوی محمد عبد اللہ صاحب
۲- جنرل سکرٹری و سیکرٹری وصایا - چوہدری محمد حسین صاحب پنشنر -
۳- سکرٹری مال - - - شیخ غلام نبی صاحب ؍
۴- سکرٹری تبلیغ - - بابو عبد العزیز صاحب ؍
۵- سکرٹری تعلیم و تربیت - مستری کرم الٰہی صاحب ؛
۶- سکرٹری امور عامہ - چوہدری عطاء اللہ صاحب نمبردار
۷- انسپکٹر چوہدری خدا بخش صاحب ؛
۸- محصل - چوہدری فقیر اللہ صاحب ؛
۹- امین - خلیفہ سراج الدین صاحب ؛

موضع بھنگواں میں مناظرہ

موضع بھنگواں میں جو گورداسپور ریلوے اسٹیشن سے دو میل بطرف مشرق واقعہ ہے مناظرہ مابین احمدیان و غیر احمدیان مورخہ ۲۷ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۰ء کو قرار پایا ہے - غیر احمدی بڑی دھوم دھام سے تیاریاں کر رہے ہیں - محقہ انجمنہائے احمدیہ کے ممبران کثرت سے شامل ہوں - کیونکہ غیر احمدی مناظروں میں عام طور پر ہماری قلت دیکھ کر زیادہ نازاں ہوا کرتے ہیں - خاکسار چوہدری نذیر احمد -

گم شدہ کی تلاش

میرے ایک عزیز دوست سید محمد اسماعیل صاحب مرحوم کا چھوٹا لڑکا بشیر احمد - عرصہ ایک سال کا ہوا - دیا سنت بھادل پور سے ناراض ہو کر چلا گیا ہے - اگر یہ اعلان عزیز مذکور کی نظر سے گذرے - تو وہ خود آجائے - ورنہ جس دوست کو بھی اس کا علم یا پتہ ہو - مجھے اطلاع دے کر مشکور فرمائے - خاکسار محمد اقبال احمدی بی اے - بی ٹی - ہیڈ ماسٹر - ڈی - بی - ہائی اسکول نور محل ضلع جالندھر

چھ ماہ الفضل مفت

جماعت احمدیہ بیٹھان کوٹ نے اس خوشی میں کہ ٹریبیون کی خبر متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ غلط نکلی - پانچ روپے جمع کئے - جو ہمیں اس لئے بھیجے ہیں - کہ کسی غیر مستطیع کے نام الفضل جاری کیا جائے - جزاء اللہ احسن الجزاء - مینیجر الفضل ؛

شکریہ احباب اور اطلاع

میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ و دیگر احباب کرام کا شکر گذار ہوں جن کی دعاؤں کو خداوند تعالیٰ نے قبول کر کے میری اہلیہ کو تپ محرقہ سے اڑھائی ماہ کے بعد صحت عطا فرمائی - مکرمی اخویم ڈاکٹر محبوب عالم صاحب کا بھی مشکور ہوں - جنہوں نے علاج میں بہت کوشش کی ؛

نیز اپنے حلقہ تبلیغ کے دوستوں کو مطلع کرتا ہوں - کہ اب خاکسار عنقریب اپنے علاقہ تبلیغ میں آنے والا ہے - احباب تبلیغ کرانے کے لئے تیار رہیں - تاکہ دگنا کام کر کے سالانہ جلسہ تک انشاء اللہ تلافی مافات کی جائے وباللہ التوفیق

خاکسار محمد ابراہیم بقاپوری - مبلغ کمشنری جالندھر

درخواست ہائے دعا

۱- میری بہو بیمار ہے - احباب سے بصد عجز التجا ہے - کہ درد دل سے صحت کے لئے دعا فرمائیں - نیز یہ بھی دعا کریں - کہ اللہ تعالیٰ جس غرض سے میں یہاں بھیجا گیا ہوں - اس میں کامیابی عطا فرمائے ؛

خاکسار ذوالفقار علی خاں از رام پور -

۲- ہم پر چار مقدمات عدالت میں دائر ہیں - احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں - عبد الرحمٰن خاں متعلم جامعہ احمدیہ - سٹرودہ

۳- میاں اللہ رکھا صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ آج کل ایک خاص عہدہ کے لئے کوشش کر رہے ہیں - احباب دعا فرمائیں - کہ خداوند تعالیٰ انہیں کامیاب کرے - خاکسار محمد طیب اللہ احمدی بنگال

۴- حکیم عبد العزیز صاحب جماعت فیروزپور کے نہایت جوشیلے اور مخلص احمدی ہیں - ان کے سر پر شدید چوٹ آئی ہے - احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں - خاکسار محمد علی خیر دین نور شاہ

اعلان نکاح

۱- محمد اسماعیل صاحب ولد محمد الدین صاحب کا نکاح سردار بیگم بنت برکت اللہ خاں صاحب احمدی سکنائے کنجاہ کے ساتھ بعوض چار سو روپیہ مہر خاکسار نے ۱۳ اگست ۱۹۳۰ء کو پڑھا - خدا تعالیٰ مبارک کرے ؛

خاکسار ملک عنایت اللہ خاں احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ کنجاہ ضلع گجرات

۲- محمد حیات خان ولد فتح اللہ خاں ملتان کا نکاح بعوض حق مہر تین صد روپیہ حیات بی بی بنت میاں امیر الدین صاحب مرحوم سکنہ گوکھووال سے مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۰ء کو سید فضل محمد شاہ صاحب نے پڑھا - خاکسار سید طفیل محمد شاہ ؛

ولادت

۱- کمترین کے ہاں بفضل اللہ تعالیٰ و دعاء حضرت خلیفۃ المسیح ثانی لڑکا ہوا ہے - مبلغ پانچ روپے بطور شکریہ تبلیغ و اشاعت کے لئے ارسال کئے ہیں - جملہ برادران مولود کی درازی عمر نیز صالح ہونے کے لئے دعا فرمائیں -

خاکسار عزیز اللہ احمدی از چک ۱۱۸ تحصیل خانیوال

۲- اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو ایک بھائی نصیب ہوا ہے - اس خوشی میں میں نے کوہاٹ کی ایک لائبریری کے لئے اخبار الفضل چھ ماہ کے لئے بذریعہ ایجنسی جاری کروا دیا ہے - احباب مولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں -

خاکسار حافظ غلام علی احمدی ساکن ہیپوکے

دعائے مغفرت

۱- ۱۵ - ستمبر ۱۹۳۰ء میرے والد بزرگوار شیخ یوسف علی صاحب ساکن احمدی پاڑا علاقہ برہمن بڑیہ اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے ہیں - احباب دعائے مغفرت فرمائیں - خاکسار - ام کرامت علی

۲- میرے بہنوئی شیخ عبد العزیز صاحب کا بعارضہ اسہال انتقال ہو گیا ہے - احباب دعائے مغفرت فرمائیں - مرحوم کی ایک بیوہ اور تین چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا متکفل ہو ؛ شیخ غلام علی احمدی پشاور

حُبِّ قادیان

جناب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب نے قادیان سے روانگی کے وقت اپنے جذبات کا اظہار ایک نظم کی صورت میں کیا تھا - احباب کی دلچسپی کے لئے وہ نظم درج ذیل کی جاتی ہے

دل دے کے جا رہا ہوں یہ جانا کہاں کا ہے
آؤں گا - آب و دانہ اگر پھر یہاں کا ہے -

اے گردشِ زمانہ ڈراتی ہے ہم کو کیا
سر پر ہمارے سایہ مسیح الزماں کا ہے -

دارالامان والے جہاں بھی ہوں امن ہے
یہ بھی تو ایک معجزہ دارالاماں کا ہے -

ہے میہمان دل میں غمِ ہجرِ دلربا
جو کچھ ہمارے گھر میں ہے اس میہماں کا ہے -

دنیا کے غم کے ساتھ غمِ آخرت بھی ہے
قبضہ ہمارے دل پہ غمِ دو جہاں کا ہے -

بے اذن جسمِ زار نکلتی ہے جان کیوں
یہ حق تو میہماں کا نہیں میزباں کا ہے -

کنجِ قفس میں صحبتِ گل چھوٹنے نہ دی
احسان مجھ پہ بلبلِ ہم داستاں کا ہے -

درباں کے منہ کو دیکھتا رہتا ہوں رات دن
یہ عشق تیرا ہے - کہ تیرے پاسباں کا ہے -

دنیا کی رہبری کی ضرورت نہیں مجھے
نقشہ میری نگاہ میں کون و مکاں کا ہے -

گوشہ گوشہ کے ذرے ذرے میں ہے حبِّ قادیاں
ہے قادیان اس کا یہ خود قادیاں کا ہے -

جلسہ ہائے سیرت نبوی کے موقعہ پر قادیان سے لیکچرار

جلسہ ہائے سیرت نبوی کے متعلق اعلان مندرجہ الفضل ۲۳ ستمبر میں لکھا گیا تھا - کہ ہم کوئی مبلغ قادیان سے ہرگز نہیں بھیجیں گے - دراصل منشا یہ ہے کہ احباب کوشش کر کے خود ہی لیکچراروں کا انتظام مقامی طور پر کریں - وگرنہ خاص حالات کو لحاظ رکھا جائیگا - لیکن قادیان سے صرف انہی جماعتوں کے لئے مبلغ بھیجے جائیں گے - جو ۶ - اکتوبر ۱۹۳۰ء تک درخواست معہ کرایہ پیشگی ارسال کر دیں گی - اسسٹنٹ سکرٹری ترقی اسلام قادیان ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۳۸ قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۰ء جلد ۱۸

ہندو گول میز کانفرنس میں مسلم مطالبات کی مخالفت کرینگے

مسلمانوں کیلئے متحدہ محاذ قائم کرنیکی ضرورت

مسلمانوں نے کبھی ملک کی خاطر کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ تحریک عدم تعاون میں انہوں نے محض ملکی مفاد کی خاطر جو نقصان اُٹھایا۔ اس کی مثال ہندوستان کی باقی تمام اقوام متحدہ طور پر بھی پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ حالانکہ ہندوستان کو آزادی ملنے کی صُورت میں جو فوائد ہندوؤں کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ ان کا عشر عشیر بھی مسلمانوں کو نہیں مل سکتا مگر افسوس ہے۔ جب فائدہ حاصل کرنے کا کوئی موقعہ آیا۔ ہندوؤں نے مسلمانوں کی تباہی و بربادی کے منصوبے شروع کر دیئے۔ اور ہمیشہ یہی کوشش کی۔ کہ انہیں ان کے جائز اور واجبی حقوق سے محروم رکھا جائے۔ اگر نہرو رپورٹ وجُود میں نہ آتی۔ تو معلوم نہیں۔ کب تک مسلمان دھوکہ میں رہتے۔ لیکن اس سے ہندو ذہنیت بالکل بے نقاب ہو گئی۔ اور مسلمانوں پر اچھی طرح یہ حقیقت منکشف ہو گئی۔ کہ ہندو ہندوستان کے اندر ان کی ہستی دیکھنے کے روادار نہیں۔

اب جوں جوں گول میز کانفرنس کے انعقاد کا زمانہ قریب آرہا ہے۔ ہندو اپنی عادت مستمرہ کے ماتحت تمام زور تقریر و تحریر مسلمانوں کی مخالفت میں صرف کر دینے کے ارادے کر رہے ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ ملک کے لئے اس کانفرنس کو مفید بنایا جاتا۔ اس سے مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا کام لینا چاہتے ہیں۔ اور ان کی طرف سے اس امر کے لئے زبردست پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ کہ وہاں بھی مسلمانوں کے مطالبات کی پورے زور کے ساتھ مخالفت کی جائے۔ چنانچہ انہوں نے صاف طور پر کہہ دیا ہے۔ کہ وہاں بھی مسلمانوں کے مطالبات کو جسے وہ "فرقہ پرستی" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ حتے الامکان پورا نہیں ہونے دیں گے۔ اور مسلمانوں کی عداوت میں وُہ یہاں تک بڑھ گئے ہیں۔ کہ "پرتاپ" ۱۹ ستمبر لکھتا ہے:۔

"سوراجیہ ملے یا نہ ملے۔ لیکن اس غلط اصول کو قائم نہ ہونے دیا جائے گا۔ ایک ایسے طرز حکومت کی تشکیل میں جو عارضی ہے اور جس کا تبدیل ہونا لازمی ہے۔ کوئی غلطی ہو جائے۔ تو برداشت کی جا سکتی ہے۔ لیکن سوراجیہ کی عمارت کو ایک کچی بنیاد پر کیسے کھڑا کیا جائے۔ اگر سوراجیہ کے نام پر انگریز ہمیں فرقہ وارانہ راجیہ دینا چاہیں۔ تو ہم لینے سے انکار کر دیں گے"!

پھر لکھتا ہے:۔

"ودیشی راجیہ بھی ایک بیماری ہے۔ لیکن کمیونل راجیہ بھی اس کا کوئی علاج نہیں۔ وُہ بھی بیماری ہے۔ اور شاید بدتر بیماری ہو۔ اس لئے ہندو کسی حالت میں اس کے لئے تیار نہیں .... ہندو راجیہ کی سکیم میں فرقہ داری کو داخل کر کے نہ سرکار انگریزی کو حق بجانب ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اور نہ مہذب دنیا کی نظر میں مذاق کا مضمون بننا چاہتے ہیں"!

اسی پرچہ میں ڈاکٹر مونجے نے گول میز کانفرنس میں اپنی شمولیت کے وجوہات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے:۔

"اگر میں دُنیا پر ثابت کر سکا۔ کہ میرے مسلمان بھائیوں کے مطالبات تنگ خیالی اور فرقہ پرستی پر مبنی اور قومی مفاد کے لئے تباہ کُن ہیں۔ تو میرا مقصد پُورا ہو جائے گا۔" (پرتاپ ۲۲ ستمبر)

گویا ڈاکٹر مونجے اور دوسرے ہندو لیڈر جن کی تحریک اور اصرار سے ڈاکٹر مونجے نے گول میز کانفرنس میں شمولیت اختیار کی ہے۔ وہ اس غرض کو مدنظر رکھ کر جا رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے مطالبات کی مخالفت کریں۔

ان حالات میں مسلمانوں کی جو پوزیشن ہے۔ وُہ کسی سے مخفی نہیں۔ گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کی نمائندگی لازماً ہندوؤں سے کم ہو گی۔ اور اگر ان کے نمائندوں میں کسی قسم کا اختلاف رائے پیدا ہو گیا۔ تو یہ صُورت ایک خوفناک مصیبت سے کم نہ ہو گی اس لئے مسلمانوں کی طرف سے ایک متحدہ محاذ قائم کرنے اور پوری قوت کے ساتھ اپنے مطالبات پیش کرنے کی ضرورت بُہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور اگر ہندو اخبارات کی یہ اطلاع صحیح ہے کہ

"سر میاں فضل حسین اس کوشش میں ہیں۔ کہ گول میز کانفرنس میں شامل ہونے والے مسلمان متحد ہو جائیں۔ وُہ ہندوؤں سے کوئی تعلق نہ رکھیں۔ اور سرکار انگریزی سے اپنا ناطہ جوڑیں"!

تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ مسلمان اس ضرورت کو محسوس کر رہے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر تمام ہندوستان کے نمائندوں کی طرف سے ایک متحدہ محاذ قائم کیا جاتا۔ اور سب یک زبان ہو کر اپنے ملک کے لئے حق آزادی کا مطالبہ پیش کرتے۔ لیکن چونکہ ہندوؤں کو یہ گوارا نہیں۔ کہ مسلمان بھی زندہ رہ سکیں۔ اس لئے وہ بار بار دھمکیاں دے رہے ہیں۔ کہ گول میز کانفرنس کو بھی ہندوستان کے نفاق و انشقاق کی جلوہ گاہ بنا کر رکھ دیا جائے گا۔ اب مسلمانوں کے لئے بھی اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ کہ وُہ ہندوؤں سے قطعاً مایوس ہو جائیں۔ اور خود متحد ہو کر دُنیا پر ثابت کر دیں۔ کہ وُہ اپنی علحدہ ہستی کو ہر قیمت پر برقرار رکھنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ کانفرنس میں شامل ہونے والا ہر ایک مسلم نمائندہ اپنی ذاتی رائے اور خیال کو قومی مطالبہ کے سامنے ترک کر دے۔ اور وہاں وہی مطالبات پیش ہوں۔ جو متفقہ طور پر مسلم قوم کے ہیں۔

"پرتاپ" کی ضمانت ضبط

ہندوستانی پریس کی ناگفتہ بہ حالت اور مالی کمزوری کو مدنظر رکھتے ہُوئے پریس آرڈیننس کے نفاذ کی عام طور پر مخالفت کی گئی۔ اور وُہ اپنے نتائج اور اثرات کے لحاظ سے بھی نقصان رساں ہی ثابت ہُوا۔ کئی ایک اخبار محض اس کے خوف سے ہی زندہ درگور ہو گئے۔ اور کئی ایک ضمانتیں داخل نہ کر سکنے کی وجہ سے بند ہو گئے۔ اور بہت تھوڑے اخبار ایسے بچے۔ جو ضمانتیں داخل کر کے جاری رہ سکے۔ لیکن انہیں بھی ضبطیٔ ضمانت کا دھڑکا ہر وقت لگا رہتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اس صورتِ حالات کے پیدا کرنے میں بعض اخبارات کی غیر ذمہ وارانہ طرز تحریر کا بھی بُہت حد تک دخل ہے۔ اور وُہ بھی حکومت کو سخت گیری کی پالیسی پر کاربند ہونے کے لئے مجبور کر رہے ہیں۔ لیکن حال میں حکومت نے پرتاپ میں محض دو خبروں کی اشاعت کے جرم میں جو سزا اسے دی ہے۔ یعنی پانچ ہزار روپیہ کی ضمانت ضبط کر لی ہے۔ اس میں

حکومت کی پوزیشن مستحکم نظر نہیں آتی۔ کانگریس کے حامی اخبارات بے شک بعض اوقات خطرناک مضامین شائع کر دیتے ہیں۔ لیکن شدید سیاسی اور مذہبی اختلاف کے باوجود ہم یہ کہنے سے نہیں رہ سکتے۔ کہ محض دو معمولی سی خبروں کی اشاعت پر یہ سزا بہت سخت ہے۔ جس کے متعلق گورنمنٹ کو دوبارہ غور کرنا چاہیئے۔

تحریک کانگریس اور زمیندار

ہندوستان ایک زراعتی ملک ہے۔ اور یہاں کی کثرت آبادی کا گذارہ زراعت پر ہے۔ اس لئے کوئی تحریک خواہ وہ بظاہر کس قدر دلفریب کیوں نہ ہو۔ اگر زمینداروں اور کاشتکاروں کے لئے اس کے نتائج نقصان رساں ہوں۔ تو اسے ملک کے لئے مفید نہیں کہا جاسکتا۔ کیونکہ ہندوستان کے زراعت پیشہ طبقہ کی کمزوری کے معنے ملک کی کمزوری ہے۔

کانگریس کی موجودہ تحریک سے ہندوستان کو جو دوسرے نقصانات ہوئے ہیں۔ ان کو اگر نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو صرف زراعت پیشہ طبقہ کو اس قدر شدید نقصان پہونچ رہا ہے۔ کہ وہی اس تحریک کے مضر اور ملک کے لئے تباہ کن ثابت کرنے کے لئے بہت کافی دلیل ہے۔

اسی تحریک کے نتیجہ کے طور پر ہی گندم کی قیمت میں ۵۰ فیصدی کمی واقعہ ہوگئی ہے کپاس کی فصل ابھی نکلی نہیں لیکن یہ عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ اس کا بھاؤ ساڑھے تین چار روپے من سے زیادہ نہیں ہوسکتا۔ بنگال کے علاقہ میں سن کی کاشت زمینداروں کی آمدنی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ لیکن اب کے اس کا بھاؤ بھی بہت گر گیا ہے۔ اور سن کی قیمت اڑھائی روپے من مقرر ہو چکی ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ اس سے سن کی کاشت کرنے والوں کو کروڑوں روپیہ کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اس کے علاوہ طرح طرح کے ٹیکس ملک پر لگائے جارہے ہیں۔ اور بے چارے زمینداروں کو بھی حصہ رسدی انہیں برداشت کرنا پڑتا ہے۔ محض کانگریسیوں کی شرارتوں کی روک تھام کے لئے بعض علاقوں میں تعزیری چوکیاں بٹھائی گئی ہیں۔ اور ضلع شیخوپورہ میں تو لگان میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ یہ سب کچھ زمینداروں کی تباہی کے سامان ہیں۔ جو ہندوستان کی تباہی کے مترادف ہے۔

کانگریسی یہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔ لیکن ہوش میں نہیں آتے۔ وہ تو یہ صورت پیدا کر کے شاید سوراجیہ کی امید لگائے بیٹھے ہونگے۔ تو ملک بھی بربادی سے بچ نہیں سکتا۔

ریاست کشمیر میں مسلمانوں کی خستہ حالی

ریاست جموں وکشمیر میں چونکہ مسلمانوں کی آبادی قریباً ۹۶ فیصدی ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ریاست کی آمدنی کا کثیر حصہ بھی انہی کی جیبوں سے نکلتا ہو۔ لیکن سرکاری نظم و نسق میں ان کی جو شدید حق تلفی ہورہی ہے۔ وہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اس وقت کشمیر گورنمنٹ کے ماتحت قریباً ۸۶ گزیٹڈ آسامیاں ہیں۔ جن میں سے مسلمانوں کے قبضہ میں صرف پانچ ہیں۔ باقی تمام کی تمام ہندوؤں کے قبضہ میں ہیں۔ ان آسامیوں پر حکومت کا قریباً اکیس ہزار روپیہ خرچ آتا ہے۔ مگر اس میں سے مسلمانوں کو صرف چودہ سو ملتا ہے۔ باقی تمام کا تمام ہندوؤں کا حصہ ہے۔

یہ کس قدر حیرت کا مقام ہے۔ کہ جو قوم ریاست میں اکثریت رکھنے والی اور ریاست کی آمدنی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس کے حقوق کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔ اور اس کے روپیہ سے ریاست کی چار فیصدی آبادی گلچھرے اڑا رہی ہے۔

موجودہ راجہ صاحب بہادر کشمیر بہت آزاد خیال اور رعایا پرور سمجھے جاتے ہیں۔ اور اس میں شک بھی نہیں۔ کہ انہوں نے بعض معاملات میں رعایا پروری کا ثبوت دیا ہے۔ لیکن معلوم نہیں ان کی توجہ مسلمانوں کی اس شدید حق تلفی کی طرف اب تک کیوں مبذول نہیں ہوئی۔

برطانی ہند کے مسلمانوں کو چاہئے۔ کہ اس حالت کو ہز ہائینس پر ظاہر کرنے کے لئے ایک ڈیپوٹیشن کا انتظام کریں جو ان سے ملاقات کر کے تمام باتیں ان کے گوش گذار کرے کیا کشمیری کانفرنس اس طرف توجہ کرے گی۔

حامیان عدم تشدد کا ایک زرین کارنامہ

کانگریسی والنٹیروں نے باوجود زبانی طور پر اصول عدم تشدد کی پیروی کے ادعا کے ہر موقعہ پر عملاً اس کی خلاف ورزی کی ہے۔ بلکہ بسا اوقات انتہائی سفاکی اور بربریت کا ثبوت پیش کیا ہے۔ اپنے مخالفوں کو نقصان پہنچانے کا کوئی ذریعہ انہوں نے باقی نہیں چھوڑا۔ اور حال میں اپنی وحشت کی ایک اور مثال پیش کی ہے۔

بزازہٹہ لاہور میں پارچہ فروشی کی ایک اسلامی فرم "مسلم کلاتھ ہاؤس" ہے۔ جس کا مالک مسلمانوں کے ساتھ اتحاد عمل کرنے کے لئے کانگریس کی تحریک پر غیر ملکی کپڑے کی فروخت کو بند کر دینے پر آمادہ نہیں ہوا۔ اور اس لئے وہاں پکٹنگ جاری کر دیا گیا۔ لیکن مالک فرم اس سے بھی متاثر نہ ہوا۔ اس لئے اسے یکم ستمبر کو فرضی نام سے چٹھی ارسال کی گئی۔ کہ پانچ سو روپیہ کانگریس کو ادا کرو۔ ورنہ قتل کر دیئے جاؤ گے۔ اور پھر ۹ ستمبر کو ایک خط موصول ہوا۔ کہ اگر تم کانگریس کے فرمان کی اتباع نہ کرو گے۔ تو تمہیں تباہ کر دیا جائے گا۔ اور تمہاری دوکان کو آگ لگا دی جائے گی۔ لیکن ان دھمکیوں کا بھی اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔

آخر ۱۱ و ۱۲ ستمبر کی درمیانی شب کسی کانگریسی سورمے نے دوکان کے دروازے پر پٹرول چھڑک کے اسے آگ لگا دی۔ اور پاس ہی پٹرول کا ایک ڈرام بھی رکھ دیا۔ لیکن خوش قسمتی سے اس وقت ایک پولیس کنسٹیبل پٹرول کرتے ہوئے وہاں آنکلا۔ اور اس کی دوڑ دھوپ سے دوکان نذر آتش ہونے سے بچا لی گئی۔ عدم تشدد کی پیروی کا ادعا کرنے کے ساتھ کانگریسیوں کا اس قدر خوفناک تشدد نہایت ہی شرمناک فعل ہے۔

مولوی احمد سعید صاحب کی گرفتاری

ہندوستان کے چند ایک ہم خیال مولویوں نے ایک خانہ ساز کمیٹی قائم کر کے اس کا نام "جمعیۃ العلماء ہند" رکھا ہوا ہے یہ لوگ سادہ لوح مسلمانوں سے اشاعت و تبلیغ اسلام کے بہانے سے چندے وصول کرتے ہیں۔ لیکن عملاً ان کی تمام سرگرمیاں ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنے کے لئے وقف ہیں۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں اس جمعیۃ کے ناظم مولوی احمد سعید صاحب جو دہلی وار کونسل کے ڈکٹیٹر تھے۔ گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

ہندو اخبارات اس گرفتاری کو بہت اہمیت دے رہے ہیں اور "پرتاپ" ۲۳ ستمبر نے لکھا ہے۔ کہ "یہ کہنے میں کسی کو باک نہیں ہوسکتا۔ کہ اب مسلمانوں کا عالم طبقہ بھی کانگریس میں شامل ہوگیا ہے۔ . . . . یہ وہ صاحب ہیں۔ جنہیں مسلمانان ہند کی اس سب سے بڑی جماعت کی روح رواں کہہ سکتے ہیں۔

ہندو اخبار اپنے مفاد کی خاطر چاہے مولوی صاحب اور ان کی جمعیۃ کو جس قدر چاہیں۔ اہمیت دیں۔ لیکن ان کی جو صحیح پوزیشن ہے۔ وہ عامۃ المسلمین کو بخوبی معلوم ہے۔ اور "جمعیۃ العلماء" کے ممبران بھی اس سے ناواقف نہیں ہوسکتے۔

پروپیگنڈا کے لئے تو جو جی میں آئے کہا جاسکتا ہے لیکن اگر "پرتاپ" وغیرہ واقعی ان کا مقام وہی سمجھتے ہیں۔ جس کا اظہار کر رہے ہیں۔ تو انہیں چاہیے۔ مولوی صاحب کو مشورہ دیں۔ کہ اسلام کے مقرر کردہ طریق انتخاب کے ذریعہ جمہور مسلمانوں کی رائے سے جمعیۃ العلماء کے ناظم بننا تو کجا۔ کوئی معمولی سے معمولی عہدہ بھی حاصل کر کے دکھائیں۔ ورنہ اپنے گھر میں کوئی جو کچھ چاہے بن بیٹھے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک جرنیل کی حیثیت میں

دفاعی جنگ

تاریخ عالم اور مذہبی صحیفے اس بات کے گواہ ہیں۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو دفاعی جنگ کی تعلیم دی۔ حضرت جالوت نے مظلوموں کو ظالم کے پنجہ سے چھڑانے کے لئے تلوار اُٹھائی۔ حضرت کرشن ؑ نے اُن راکھشوں کو تہ تیغ کیا۔ جو رشیوں مُنیوں کی تپسیہ میں خلل انداز ہوتے تھے۔ اور حضرت رامؑ نے بھی کمزوروں پر ظلم روا رکھنے والوں کے خلاف جہاد کیا۔ اسی طرح محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی جنگیں کیں۔ کفار نے اہل اسلام کو خدا کی عبادت سے روکا۔ اُن پر طرح طرح کے ظلم کئے۔ سخت سے سخت ایذائیں دیں۔ گھر بار چھڑایا اور غریب الوطنی میں بھی اِن پر چڑھ چڑھ آتے۔ ایسی صورت میں سردارِ انبیاءؐ نے بھی تلوار اٹھائی۔ اور اپنے صحابہ کرام کو تلوار اٹھانے کا حکم دیا۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوجِ اسلامی کی قیادت اور سرداری فرماتے رہے۔ اس طرح آپ نے ایک جرنیل کا کام سرانجام دیا۔ اور اپنے ایمان ویقین۔ استقلال وعزم۔ خلوص ونیک نیتی۔ شجاعت ودوراندیشی۔ مساوات ومحبت اور غیرت سے یہ ثابت کر دیا۔ کہ آپؐ ایک کامل ترین سپاہی اور ایک بے مثل سپہ سالار تھے۔

اِس مضمون میں مَیں رسولِ عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک جرنیل کی حیثیت سے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اِس سلسلہ میں اولاً بتاؤں گا۔ کہ ایک جرنیل میں کیا کیا خصوصیات ہونی چاہئیں۔ اور پھر دکھاؤں گا۔ کہ محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وہ خصوصیات بدرجہ اکمل واتم موجود تھیں۔ اگر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے۔ تو اس بات کا اقرار کرنا پڑیگا۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا جرنیل دنیا پیدا کرنے سے قاصر رہی ہے۔ آپؐ کی زندگی سے فرضی قصے اور افسانے وابستہ نہیں۔ آپؐ کے متعلق جو جو واقعات میں پیش کرونگا۔ وہ تاریخی اور یقینی ہیں۔

جرنیلی صفات

ایک جرنیل کو اپنے منصب اور مشن پر کامل اعتماد ویقین ہونا چاہیئے۔ پھر جرنیل کے مشن پر اُس کے ماتحتوں کو بھی ایمان ہونا چاہیئے۔ قوت ارادی کی مضبوطی اور عزم واستقلال یہ دوسری شرط ہے۔ بغیر اس کے انسان کوئی کام نہیں کرسکتا۔ وہ ہمیشہ حادثات دنیاوی کے تھپیڑے کھاتا رہے گا۔ اور ناکام ہوگا۔ ایک انگریز مقرر ٹیگ نکتھن کہتا ہے۔ ”تمہارا کوئی کام اس وقت تک نہیں سنور سکتا ہے۔ جب تک تم (موقعہ پر) ”نہیں“ اور ”ہاں“ کہنے کی قابلیت نہ پیدا کرلوگے“ نپولین اعظم کی قوت ارادی بڑی زبردست تھی۔ اور یہی سبب انکی کامیابی کا تھا۔

تیسری چیز عمل ہے۔ جب تک انسان راہ عمل پر گامزن نہ ہو۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے سے کیا ہوسکتا ہے۔ سب سامان بیکار ہیں۔ اگر انہیں استعمال نہ کیا جائے۔

چوتھی بات خلوص اور نیک نیتی ہے۔ نیک نیت شخص ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے۔ ایک جرنیل کے لئے یہ ازبس ضروری ہے۔ اس سے سپاہیوں میں اعتماد پیدا ہوتا ہے۔ اور ان کی ہمت بڑھتی ہے۔

جرنیل کی پانچویں صفت شجاعت وبہادری ہے۔ ایک بہادر اور جری سپہ سالار تھوڑی فوج لے کر بھی لشکر جرار کا مقابلہ کرسکتا ہے۔ وہ اپنی جرأت سے دوسروں میں ہمت وجوش پیدا کر دیتا ہے۔ حضرت خالدؓ بڑے بے جگر سپاہی تھے۔ دشمن انکی بہادری کا لوہا مانتے تھے۔ آپ نے بڑے سے بڑے لشکر پر تھوڑے سپاہیوں کے ساتھ فتح پائی۔

جوش وولولہ چھٹی شرط ہے۔ اس صفت کے مالک بڑے سے بڑا کام کر گذرتے ہیں۔ ایک جرنیل میں جوش وولولہ کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ وہ اپنے سپاہیوں کو ابھار سکے۔ اور کمزوروں کی طاقت بڑھائے۔

ساتویں صفت ایک جرنیل میں عقل۔ دانش اور دوراندیشی کا ہونا ضروری ہے۔ اُسے اپنے جذبات پر قابو ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ صرف سپاہی نہیں بلکہ سپہ سالار بھی ہے۔ اسے سوچ سمجھکر کام کرنا چاہیئے۔

پھر جرنیل میں غیرت کا ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ اس میں سپاہیوں سے حکم کی پابندی کرانے کی قابلیت ہونی چاہیئے۔ اور کاموں میں اسے خود شرکت کرنی چاہیئے۔ سپاہیوں کو فنون جنگ سے واقف کرانا۔ اس کا فرض ہے۔ ان میں مقابلہ اور سبقت کی روح پھونکنی ضروری ہے۔ جرنیل کو ہر سپاہی سے مساوات اور محبت کے ساتھ سلوک کرنا چاہیئے۔ اور ہر سپاہی کو اس اصول کا پابند بنانے کی کوشش کرنی۔ سب سے آخری لیکن بہت ضروری بات یہ ہے۔ کہ جرنیل کو سپاہیوں کا پیارا۔ اور ہر دلعزیز ہونا چاہیئے۔ تاکہ سپاہی اس کے اشارے پر جان دینے کو آمادہ رہیں۔ جہاں اُس کا پسینہ بہے۔ وہاں وہ اپنا خون بہائیں۔

فنون جنگ سے واقفیت چونکہ سب سے پہلی اور عام شرط ہے۔ مَیں نے اس کا خصوصیت سے تذکرہ نہ کیا۔

ایمان ویقین

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے مشن پر کامل ایمان تھا۔ آپ کو یقین تھا۔ کہ آپ نے حق کی حمایت اور مظلومیت کو مٹانے کے لئے تلوار اُٹھائی ہے۔ اور خدا ضرور اس میں کامیاب کریگا۔ ایک دفعہ آپ اپنے صحابہ رضؓ سے الگ ہوکر کسی درخت کے سایہ میں سوئے ہوئے تھے۔ آپؐ کی تلوار درخت سے لٹک رہی تھی۔ ایک دشمن آیا۔ اور اس نے تلوار اٹھالی۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی۔ حریف نے کہا۔ محمدؐ اب بتاؤ۔ تمہیں کون بچائیگا۔ آپؐ نے فرمایا۔ مجھے خدا بچائیگا!!! یہ سنکر مخالف کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ اور آپؐ نے اسے اُٹھا لیا پھر وہی سوال اس سے کیا۔ مگر وہ سوائے اس کے کچھ نہ کہہ سکا۔ کہ آپ رحم کریں۔ اللہ اللہ کیسا یقین تھا۔ کیسا ایمان تھا کہ آپ ذرہ برابر بھی پریشان نہ ہوئے۔ پھر غزوہ حنین کے خطرناک موقعہ پر آپؐ کا فرمانا۔ کہ انا النبی لا کذب..... آپؐ کے کامل ایمان کی گواہی دیتا ہے۔

آپؐ کے زیر سایہ لڑنے والے سپاہیوں میں بھی یہ ایمان وایقان پوری طرح سرایت کر گیا تھا۔ وہ بے جگری سے لڑا کرتے تھے۔ اور خدا کی خوشنودی کے لئے لڑتے تھے۔ انھیں یقین ہوتا تھا۔ کہ فتح ان کے ساتھ ہے۔ جنگ اُحد کے بعد یہ خبر گرم ہوئی۔ کہ ابوسفیان پھر لوٹ کر مدینہ پر حملہ آور ہوگا۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے مقابلہ کے لئے شہر سے باہر نکلے۔ کئی کئی زخم کھائے ہوئے سپاہیوں نے آپؐ کا ساتھ دیا۔ اور جو جنگ اُحد سے چور ہو چکے تھے۔ وہ بھی پھر دشمن کے مقابلہ کے لئے نکل آئے۔ یہ یقین تھا۔ اور یہ ایمان!

قوت ارادی کی مضبوطی عزم واستقلال

کفار مکہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے پیروؤں کو بہت ستایا کرتے تھے۔ آپ کی وجہ سے خاندان

بنو ہاشم کو بھی تکالیف دیتے آئے۔ لوگ آپؐ کی جان کے خواہاں تھے۔ آپؐ اپنے چچا ابو طالب کے یہاں رہتے تھے۔ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا۔ کہ محمدؐ! تمہارے دشمن کہتے ہیں۔ کہ اگر تم ان کے بتوں کے خلاف وعظ کرنا چھوڑ دو۔ تو وہ تمہیں جو چاہو گے۔ دینگے۔ اور تم کو تکالیف پہنچانے سے باز آجائیں گے۔ اب دیکھو اس عزم واستقلال کے مجسمہ نے کیا جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے چچا۔ اگر وُہ میرے داہنے ہاتھ پر سُورج اور بائیں پر چاند رکھ دیں۔ تو بھی میں اپنے فرض کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اگر آپ اپنی سرپرستی اُٹھالیں تو اُٹھالیں۔ میں اپنے کام کو ترک نہیں کرسکتا۔

آپؐ کے دل میں استقلال کا ایک سمندر موجزن تھا۔ اور آپ عزم کا ایک پہاڑ تھے۔ جنگ اُحد کے موقعہ پر پہلے اصحاب رسول نے مدینہ سے باہر جاکر لڑنا چاہا۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سامان جنگ سے آراستہ ہونے کے لئے گھر تشریف لے گئے۔ اس درمیان میں رائے بدلی۔ اور لوگوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ شہر سے نزدیک رہکر مقابلہ کیا جائے۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نبی ارادہ کرکے پھر اُسے توڑتا نہیں۔ جو بات پہلے فیصل ہوچکی ہے۔ اسی پر عمل کرو۔ آپؐ کے استقلال کی گواہی ایک عیسائی فاضل علامہ جرجی زیدان اپنی کتاب تاریخ تمدن اسلام میں یوں دیتے ہیں "ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت اپنے چچا کے انتقال کے بعد پہلے سے بھی بڑھکر استقلال واستقامت کے ساتھ ہدایت حق کا کام انجام دیتے رہے۔۔۔۔"

عمل

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جنگوں میں سرگرمی سے حصّہ لیتے تھے۔ جب آپ تلوار نکال لیتے۔ تو پھر اسے اس وقت تک نیام میں نہ داخل کرتے۔ جب تک جنگ کا فیصلہ نہ ہوجائے۔ آپ صفوں کو درست کرتے۔ قلب لشکر کو بچاتے۔ میمنہ اور میسرہ کی حفاظت فرماتے۔ اپنے سپاہیوں کو ہٹاتے بڑھاتے۔ کمزوروں کی حمایت فرماتے۔ اور دشمن کی چال پر نظر رکھتے۔ چونکہ آپ جرنیل تھے۔ اپنی فوج کے آگے لڑتے اور حریف کے شدید حملوں کا مقابلہ کرتے۔

آپ ایام جنگ میں بہت چوکس رہتے۔ خود اُٹھ اُٹھ کر مدینہ کی حفاظت فرماتے۔ دشمن کی قوت اور چال سے آپ واقف رہنے کی کوشش کرتے۔ آپؐ اپنے سپاہیوں سے صلاح لیکر مقابلہ کی تیاری میں منہمک ہوجاتے۔

خلوص اور نیک نیتی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وہ خلوص تھا۔ کہ آپ اپنی راحت کی کوئی پرواہ نہیں فرماتے تھے آپ نیک نیتی سے یہ چاہتے تھے۔ کہ ساری دنیا بتانِ سنگ وخشت اور ہر قسم کے بتوں سے مُنہ موڑ کر خدائے وحدہٗ لاشریک کے آگے گرے یہی خلوص تھا جو آپؐ کو جنگ کی شدت میں بھی پریشان وناامید نہ ہونے دیتا تھا۔ آپ اس حالت میں بھی اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے رہتے۔ آپ کو جاہ ومال کی خواہش نہ تھی۔ آپ زر وغلام نہ چاہتے تھے۔ مال غنیمت سارے کا سارا آپ اپنے سپاہیوں میں تقسیم فرما دیتے آپؐ کی بیبیاں تنگ دستی کی حالت میں بھی اگر مال سے کچھ حصّہ چاہتیں۔ تو آپؐ فرماتے۔ تم مال وزر چاہتی ہو یا خدا اور اس کا رسولؐ؟ آپؐ کے گھروں میں اکثر فاقے گذرتے اور کئی کئی روز آگ نہ جلتی۔ آپ اپنے حصہ کے غلاموں کو آپ بیشتر آزاد فرماتے۔ اور اپنے گھر کا کام خود کرتے۔ اللہ اللہ! یہ تھا اسلام کا اوّلین سپہ سالار محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کیا دنیا کوئی ایسی نظیر پیش کرسکتی ہے۔ لاریب نہیں۔ اور ہرگز نہیں۔

شجاعت

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بے نظیر شجاع انسان تھے۔ آپؐ نے جان کو خطرہ میں ڈالکر بہادری سے اسلام کا وعظ کیا۔ سارا عرب آپؐ کا مخالف تھا۔ لیکن آپ کی بے مثل جرأت نے ان سب کا مقابلہ کیا۔ جنگ کے ایام میں اور گھمسان کی جنگ میں بھی آپ نے شجاعت کی بے مثل مثالیں پیش کیں۔ ایک دفعہ رات کے وقت مدینہ میں شور ہوا۔ کہ دشمن نے شہر کو آ گھیرا ہے۔ آپؐ کے صحابہؓ ابھی گھروں سے نکلے ہی تھے۔ اور دریافت حال کے لئے بیرون شہر جانا چاہتے تھے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑے پر سوار باہر سے آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ "کوئی خطرہ نہیں ہے۔ امن ہی امن ہے۔ تم لوگ اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ۔ یہ تھی آپ کی مردانگی۔ کہ آپ بلا خوف وخطر تن تنہا خطرہ کی خبر پاکر مدینہ سے باہر چلے گئے۔ اور اپنے سپاہیوں کو تکلیف نہ دی۔ جنگوں میں آپؐ آگے آگے لڑتے تھے۔ دشمن کا سخت ترین حملہ آپؐ کے گرد ہوتا تھا۔ مخالف آپؐ کو ہی قتل کرنے کی خواہش رکھتے۔ مگر آپ نے کبھی اس کی پرواہ نہ کی۔ آپؐ کے گرد لڑنے والے سپاہی بڑے بہادر سمجھے جاتے تھے۔ اور جب حملہ کی شدت ہوتی۔ تو حضرت علیؓ سا جری وشجاع سپاہی بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے امان لیتا۔ ان واقعات سے آپؐ کے گرد حملہ کی شدت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ آپ فنون جنگ میں ماہر اور کامل تھے۔ جنگ حنین کے موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجاہدین کے ساتھ جارہے تھے۔ آپؐ کا گذر ایک گھاٹی سے ہوا۔ دشمن (قوم ہوازن) کے تیر انداز دروں میں چھپے بیٹھے تھے۔ فوراً اہل اسلام پر تیروں کی بارش برسانی شروع کردی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سواری کے جانور بدک گئے۔ اور خوف زدہ ہوکر سواروں کو لیتے ہوئے بھاگ نکلے۔ دشمن شدید حملہ کررہا تھا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف چند ساتھیوں کے ساتھ گھاٹی میں رہ گئے۔ یہ ایسا خطرناک موقعہ تھا۔ کہ بڑے سے بڑا بہادر بھی حیران رہ جاتا۔ مگر یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوق الفطرت شجاعت سے کام لیکر گھوڑے کو آگے بڑھایا۔ حضرت عباسؓ نے گھوڑے کی لگام پکڑ کر عرض کیا۔ یارسول اللہ اسلام کی زندگی آپ کی زندگی سے وابستہ ہے۔ آپ واپس لوٹ چلیں" آپؐ نے فرمایا۔ لگام چھوڑدو۔ اور گھوڑے کو دشمن کی طرف بڑھاتے ہوئے بلند وپُر جلال آواز سے فرمایا۔ انا النبی لاکذب۔ انا ابن عبد المطلب۔ دشمن کے تیر انداز تیر برسا رہے تھے۔ اور ان کی فوج نے بھی حملہ کردیا تھا۔ مسلمان اپنے آقا سے دُور جاچکے تھے۔ لیکن دنیا کے بے نظیر سپہ سالار بے مثل جرنیل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے دشمن پر حملہ آور ہوئے آپ کو آپ کے سپاہی اکیلا کب چھوڑ سکتے تھے۔ وہ اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کو واپس لانے کی کوشش کرتے۔ اور جو پیچھے نہ لوٹتا۔ اُسے قتل کرکے اپنے آقا کے گرد جمع ہوگئے۔ اور دشمن پسپا ہوا۔ لاریب یہ بہت بڑی روحانی شجاعت تھی!

جوش وولولہ

بھلا جس شخص کی زندگی کا مقصد ہی یہ ہو۔ کہ انّ صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ اس کے جوش وولولہ کا کیا ٹھکانا ہوسکتا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جوش اس قدر بڑھا ہوا تھا۔ کہ آپ نے اپنے سپاہیوں میں بھی یہ جذبہ پیدا کردیا۔ جو قلیل تعداد ہونے کے باوجود جب وقت آپڑتا۔ تو لشکر جرار کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی بے تاب نظر آتے۔ جنگ بدر کے واقعات سے کون واقف نہیں۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

کے ساتھی کتنے کم اور کس قدر تھے۔ یہ سپہ سالار کا ہی اثر تھا۔ کہ ایسی حالت میں ساز و سامان سے تہی دست طاقتور دشمن کا مقابلہ کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ اور یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جوش اور آپ کے سپاہیوں کے ولولہ کا ہی نتیجہ تھا۔ کہ دشمن ہزیمت کھا کر بھاگ گیا۔

عقل و دانش و دوراندیشی

محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بہت بڑے دانا اور عاقل انسان تھے۔ آپ کی رائے ہمیشہ صائب ہوا کرتی تھی۔ اور آپ بے حد دوراندیش اور جذبات کو قابو میں رکھنے والے تھے۔ آپ نے اپنے سپاہیوں کی قلیل تعداد کو دشمن کے شدید حملوں سے اپنی تدبیر سے بچائے رکھا۔ پھر یہی نہیں۔ بلکہ انہیں سارے عرب کا مالک بنا دیا۔ آپؐ کی صائب رائے کا پتہ مندرجہ ذیل واقعہ سے چلتا ہے۔ جنگ اُحد سے قبل آپ کی رائے یہ تھی۔ کہ مدینہ کے اندر رہ کر مقابلہ کیا جائے۔ آپؐ کے ساتھیوں نے باہر نکل کر مقابلہ کرنے کی خواہش کی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے رائے عامہ کی اکثریت کا احترام کرتے ہوئے باہر ہی جا کر مقابلہ کیا۔ مگر واقعات نے بتا دیا۔ کہ آپ ہی کی رائے درست تھی۔ کیونکہ مدینہ کے رہنے والے یہودی دشمن سے مل کر یہ ریشہ دوانی کر رہے تھے۔ کہ دشمن کو شہر میں داخل کر لیا جائے۔ اور اہل اسلام کے عقب پر بھی حملہ کر دیا جائے۔ اس وجہ سے اسلامی لشکر میں سخت تشویش پیدا ہو گئی۔ اگر مدینہ کے اندر لڑائی ہوتی۔ تو جنگ سے لوٹ آنیوالے لوگ بھی گھر پر حملہ ہونے کی حالت میں تلوار اُٹھاتے۔ دوسرا واقعہ بھی اسی جنگ اُحد کا ہے۔ آپ نے اپنے تیر اندازوں کو ایک پہاڑی پر ایستادہ رہنے کا حکم دیا۔ اور کسی حالت میں بھی وہاں سے ہٹنے کی ممانعت فرما دی۔ جب دشمن بھاگ نکلا۔ تو تیر اندازوں نے غلطی سے وہ جگہ چھوڑ دی۔ موقعہ پا کر دشمن لوٹ آیا۔ اور مسلمانوں کو نقصان اُٹھانا پڑا۔ ان واقعات سے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عقل و دانش اور موقعہ شناسی کا پتہ چلتا ہے۔ رسول عربی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پہلے عرب میں مورچہ اور صف بندی ناپید تھی۔ آپ ہی نے یہ فنون جنگ رائج کئے۔ خندق کھود کر (Trench warfare) لڑنا بھی عرب نہ جانتے تھے۔ جنگ خندق کے موقعہ پر آپؐ نے اپنی فوج کے سامنے خندق کھدوائی۔ آپ اپنی فوج کا معائنہ فرماتے تھے۔ آپؐ مشورہ لیا کرتے اور اس کی قیادت کسی صاحب تجربہ صحابی کے سپرد فرماتے تھے۔ مدینہ کے یہود نے خلاف معاہدہ دشمن سے مل کر فتنہ و غداری پیدا کر رکھی تھی۔ پہلے تو آپؐ نے بہت برداشت کیا۔ لیکن جب وہ لوگ حد سے تجاوز کر گئے۔ تو انہیں شہر بدر کر دیا۔ اور اس طرح مدینہ کو ہلاکت سے بچا لیا۔ آپ اپنے عہد کے پکے تھے۔ اور آپ اپنے حلیفوں کی مدد فرماتے تھے۔ صلح حدیبیہ کے رُو سے قبیلہ خزاعہ اہل اسلام کے ساتھ ہو گئے۔ اور قبیلۂ بنوبکر اہل مکہ کے حلیف بن گئے تھے۔ اور معاہدہ صلح پر دستخط ثبت ہو چکے تھے۔ بنوبکر نے نقض عہد کیا۔ اور قریش نے قبیلہ خزاعہ کے ستانے میں ان کی مدد کی۔ جب خزاعی یہ شکایت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس لیکر آئے۔ تو آپؐ نے فوراً مدد کا وعدہ فرمایا۔ اور اہل قریش سے اسکی وجہ دریافت فرمائی۔ اہل قریش نے صلح حدیبیہ کا عہد واپس کر دیا۔ اور اسطرح جنگ کے لئے آمادہ ہو گئے۔ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ پر حملہ کیا اور مکہ امن و چین سے فتح ہو گیا۔ صلح حدیبیہ سے کئی باتوں پر روشنی پڑتی ہے۔ منجملہ انکے اس واقعہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دوراندیشی بھی ثابت ہوتی ہے امن ہو جانیکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ رات دن کے چرچہ سے اسلام کے مسائل اور خیالات روز بروز اور زیادہ پھیلتے گئے۔ چنانچہ دو برس کے اندر اندر جس کثرت سے لوگ ایمان لائے۔ دس برس ماقبل کے وسیع عرصہ میں نہیں لائے تھے۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے جذبات پر قابو کی چند مثالیں ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔ فدک کی ایک یہودی عورت نے آپؐ کے کھانے میں زہر ملا دیا۔ آپکے ایک صحابی اس زہر سے فوت ہو گئے مگر آپؐ نے اسے معاف کر دیا۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حریف کے کہنے سے رسول اللہ لکھا ہوا کٹوا دیا۔ ہنگامہ جنگ میں بھی آپ کو اپنے جذبات پر اسدرجہ قابو تھا۔ کہ آپ ہمیشہ دفاعی جنگ کرتے۔ اور سوائے ایک بدقسمت کے آپؐ کے ہاتھ سے کوئی دشمن ہلاک نہ ہوا۔ فتح مکہ کے موقعہ پر آپ کا سخت ترین دشمنوں کے متعلق فرمانا "لا تثریب علیکم الیوم الخ" اس بات کی بے مثل شہادت ہے کہ آپکو اپنے جذبات پر کامل طور سے قدرت حاصل تھی۔

غیرت

محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم میں بڑی غیرت تھی جہاں جہاں پر غیرت دکھلانے کا موقعہ ہوتا۔ آپ شدید غیرت دکھاتے تھے۔ جنگ اُحد میں آپؐ اپنے سپاہیوں کے ساتھ ایک جگہ مقیم تھے۔ ابوسفیان نے کر و فر سے کہا۔ "اُعل ھبل" اے ہبل بلند ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو فرمایا۔ جواب دو۔ "اَللّٰہ اعلیٰ و اجل"۔ خدا تعالیٰ ہی بلند و برتر ہے۔ دوسرا واقعہ حدیبیہ کے موقعہ کا ہے۔ جب آپ کے کیمپ میں یہ خبر پہنچی۔ کہ اہل مکہ نے حضرت عثمانؓ کو قتل کر دیا ہے۔ اور اسطرح سفیر کی ہتک کی ہے۔ تو آپ نے فوراً اپنی سپاہیوں سے جہاد کے لئے بیعت لی۔

حکم کی پابندی

آپؐ نے یہ تعلیم دی۔ کہ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی۔ وہ اللہ کے فضلوں کا وارث ہوا۔ اور جس نے اس کے خلاف کیا۔ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوا۔ اسطرح آپؐ نے نافرمانی کی جڑ ہی کاٹ دی۔ جو شخص غلطی سے نافرمانی کرتا۔ اسے آپ سمجھاتے اور ملامت فرماتے۔ اگر کسی سپاہی نے حکم کی خلاف تلوار اُٹھائی تو مقتول کا فدیہ ادا کروا دیا گیا۔ لیکن رحمۃ للعٰلمین میں یہ بات خاص تھی۔ کہ آپ سزا دینے میں جلدی نہ فرماتے۔ اور آپؐ نے کبھی سختی نہیں اختیار کی۔

کاموں میں شریک ہونا

محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے خود مقابلہ کے لئے تلوار اُٹھائی۔ جنگ اور کوچ کے موقعہ پر آپ خندق کھودتے۔ لکڑیاں کاٹتے اور دوسرے کاموں میں سپاہیوں کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ جنگی کھیلوں میں بھی آپ شریک ہوتے تھے۔ اور سپاہیوں کے ساتھ مقابلہ کرتے تھے۔

سپاہیوں کو فنون جنگ سے واقف کرانا

سامان جنگ مہیا کرنے پر آپؐ زور دیتے تھے۔ اور ماہرین سے ناواقفوں کو کرتب سکھاتے تھے۔ سپاہیوں کو مشق کی غرض سے جنگی کھیل کھلاتے۔ اور ان کی ہمت بڑھانے کے لئے آپ خود بھی ان مشقوں میں شریک ہوتے۔ آپ نے مقابلہ کی روح فاستبقوا الخیرات کی تعلیم دے کر پھونکی۔ اور پھر اس کا عملی نمونہ دکھایا۔

مساوات و محبّت

آپ سب مجاہدین کی قدر کرتے تھے۔ آپ کے دل میں ان کی عزت تھی۔ آپ سب سے اعلےٰ سلوک فرماتے اور سب سے محبت کرتے۔ اگر آپ کسی سپاہی کو زیادہ چاہتے۔ تو یہ اس کی کارکردگی کے مطابق ہوتا۔ آپ خود بھوکے رہ کر اپنے صحابہؓ کو کھلاتے۔ لکڑیاں کاٹتے خندق کھودتے۔ آپ دوسروں کو بھی مساوات کا سبق دیتے۔ ایک موقعہ پر پانی گھٹ گیا۔ آپؐ نے سارے کیمپ کا پانی ایک جگہ جمع کیا۔ اور سبکو اسکا مشترک حقدار بنا دیا تاکہ ہر شخص تھوڑا تھوڑا پانی استعمال کر کے جان بچا سکے۔ آپکے سپاہیوں کے درمیان بڑی محبت تھی اور مساوات کا برتاؤ ہوتا تھا۔ دشمن اسوجہ سے کانپتے تھے

ہردلعزیزی

محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے سپاہیوں کو بے حد محبت و خلوص تھا۔ ہر شخص آپ کے لئے جان فدا کرنے کو سعادت دارین سمجھتا تھا۔ جنگ اُحد کے بعد مسلمان مدینہ واپس ہو رہے تھے۔ ایک عورت بہت پریشانی کے ساتھ لوگوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خیریت پوچھ رہی تھی۔ ایک شخص نے کہا تیرا باپ مارا گیا۔ پھر کہا۔ تیرا خاوند مارا گیا۔ پھر کہا۔ تیرا بیٹا مارا گیا۔ مگر وہ عورت برابر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خیریت دریافت کرتی رہی۔ جب اُسے معلوم ہوا۔ کہ آپ بخیریت ہیں۔ تو وہ خوشی سے پھولی نہ سمائی۔ اسے کوئی غم نہ تھا۔ کہ اس کا گھر ویران ہو گیا۔ جنگ بدر کے موقعہ پر ان دو لڑکوں کی بے خوف بہادری جنہوں نے ابوجہل کو قتل کیا۔ رسول عرب سے محبت کی بے نظیر مثال تھی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے ایک نہایت خوفناک موقعہ پر کس جوش محبت سے کہا "ہم لوگ قوم موسیٰ جیسے نہیں کہ یہ کہدیں۔ آپؐ اور آپ کا رب جاکر لڑیں۔ ہم لوگ آپؐ کے آگے لڑینگے۔ آپؐ کے پیچھے لڑینگے۔ خشکی اور تری میں لڑینگے۔ اور آپ جہاں حکم دیجئے۔ ہم جانے کو تیار ہونگے۔ غرض صحابہ کرام کو آپ سے شدید محبت تھی۔ اور وہ آپؐ کے اشارے پر مرمٹنے کو آمادہ رہتے تھے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جرنیلی صفات کے اعداء بھی قائل ہیں۔ چنانچہ لفٹنٹ کرنل سائیکس اپنی تصنیف "ہسٹری آف دی عرب" میں لکھتے ہیں۔ "کوئی منصف مزاج شخص حضرت محمد (صلعم) کے حالات زندگی تحقیق کرنے کے بعد اُن کی اولوالعزمی۔ اخلاقی جرأت۔ خلوص نیت۔ سادگی اور رحم وکرم کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پھر انہی صفات کے ساتھ استقلال وعزم اور معاملہ فہمی کی قابلیت کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔"

ایک ہندو صاحب لالہ رشام لال ستیارتھی ایڈیٹر گوروگھنٹال لکھتے ہیں۔ "حضرت محمدؐ دنیا کی وہ بڑی شخصیت ہے۔ کہ جس پر دُنیا کی طاقت۔ رعب اور ہمت جس قدر فخر کرے۔ تھوڑا ہے۔"

ان ساری باتوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر وہ خصوصیت کامل طور پر موجود تھی۔ جو ایک کامل ترین جرنیل میں ہونی چاہیئے۔ آپ نے ساری جنگوں میں فتح پائی (جنگ اُحد میں آپ کے حکم کے خلاف عمل کرنے سے البتہ مسلمانوں نے کچھ نقصان اٹھایا) آپؐ ایک کامیاب جرنیل تھے۔ آپ کی زندگی ہی میں سارا عرب آپ کا محکوم ہو گیا۔ شام میں اسلام کا پرچم لہرایا صنادید عجم آپؐ کی قوت وجبروت سے ڈرتے تھے۔ اور قیصر بھی کانپتا تھا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف جرنیل ہی نہیں۔ بلکہ جرنیل گر بھی تھے۔ آپ نے ...

صوبہ سی۔پی (ممالک متوسط) اور مسلمان

ممالک متوسط سلطنت انگلشیہ ہند کا ایک بہت بڑا صوبہ ہے۔ انگریزی میں اسے سنٹرل پراونسز کہتے ہیں۔ اور اختصار کے طور پر سی۔پی بولتے ہیں۔ ناگپور اس صوبے کا سب سے بڑا شہر اور صدر مقام ہے۔ محل وقوع کے لحاظ سے ناگپور ہندوستان کے وسط میں واقع ہے۔ اور اگر یہ شہر اپنی موجودہ آبادی اور وسعت کے لحاظ سے سلطان محمد شاہ تغلق کے زمانے میں موجود ہوتا۔ تو مجھے یقین ہے۔ کہ دیوگڈھ کی بجائے سلطان موصوف یقیناً ناگپور کو ہندوستان کی وسیع اسلامی سلطنت کا دارالخلافہ قرار دیتے۔

ناگپور اپنی ہستی کے لئے ایک مقامی مسلمان راجہ کا ممنون احسان ہے جس نے اسے ایک چھوٹے سے گاؤں سے بڑھاکر بہت بڑا شہر بنا دیا۔ اور محمد شاہ شہنشاہ ہند کے زمانے میں صدر مقام بنا۔ بعد ازاں شاہ عالم ثانی کے زمانے میں جب ہندوستان میں مرہٹہ گردی کا دور دورہ ہوا۔ تو ناگپور گونڈ قوم کے مسلمان راجگان اور مرہٹوں کے بھونسلا خاندان کا مستقر دارالحکومت قرار پایا۔ تھوڑے زمانہ سے مسلمان راجگان کا نام گمنامی کے پردے میں مدغم ہوتا چلا گیا۔ اور مرہٹوں کا نام روز بروز روشن ہوتا گیا۔ اور جب آج سے ایک سو بارہ سال پیشتر بھونسلا خاندان کی حکومت کا چراغ انگریزوں کے ہاتھوں گل ہوا۔ تو ناگپور انگریزی عملداری میں شامل ہوکر صوبہ کا صدر مقام قرار پایا۔ یہ شہر بمبئی سے کلکتہ جانے والی ریل کی لائن پر واقع ہے۔ اور ریلوں کا مرکز ہونے کے علاوہ ایسے علاقہ کے وسط میں واقع ہے۔ جو روئی کی پیداوار کے لئے خاص طور پر مشہور ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ناگپور میں سوتی کپڑے کے بڑے بڑے کارخانے ہیں۔

مجھے ناگپور کے تاریخی یا جغرافیائی حالات بیان کرنا اس وقت منظور نہیں۔ بلکہ میں اپنے قارئین کی توجہ ایک اور امر کی طرف پھیرنا چاہتا ہوں۔ جو اس وقت تک ہمارے مسلمان احباب کی نظروں سے عموماً پوشیدہ رہا ہے۔ لیکن ہمارے ابنائے وطن یعنی سکھوں نے اس کی طرف بہت توجہ کی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ سکھ صاحبان نے پنجاب کی حدود سے باہر نکل کر ہندوستان کے دیگر صوبوں میں اپنی زائد آبادی کو بھیجکر وہاں کی تجارت۔ صنعت وحرفت اور ملازمت پر قبضہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ بنگال۔ برہما۔ سی۔پی۔ اور بمبئی میں جہاں دیکھو۔ سکھ صاحبان کی ایک معقول تعداد ہر شہر میں نظر آئے گی۔

مجھے سی۔پی میں کچھ عرصہ رہنے کا موقع ملا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ سکھ صاحبان اچھے اچھے عہدوں پر ہیں۔ کوئی ڈاکٹر ہے۔ کوئی تھانیدار ہے۔ کوئی انسپکٹر ہے۔ کوئی ریلوے میں ملازم ہے۔ اور جو ملازم نہیں۔ وہ تاجروں۔ مستریوں۔ دوکانداروں اور ٹھیکیداروں کی صورت میں پائے جاتے ہیں۔ مسلمانوں کو سکھ صاحبان کے اس اقدام پر حسد کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ البتہ ہمیں رشک ضرور آتا ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے مسلمان احباب جن کے آباؤ اجداد دنیا میں اولوالعزمانہ اقدام کے لئے مشہور تھے۔ وہ اپنی اس آبائی خصلت کو ترک نہ کریں۔ بلکہ انہیں چاہئے۔ کہ اپنے نوجوانوں کو جنہیں پنجاب میں کام نہیں ملتا۔ دوسرے صوبوں میں بھیجیں۔ وہاں جاکر وہ مختلف محکمہ جات میں حصول ملازمت کے لئے کوشش کریں۔ تاجر لوگ تجارت کریں۔ اہل حرفت صنعت وحرفت میں مشغول ہوں۔ وہ جہاں جائیں گے۔ اپنا مذہب اپنے ساتھ لیکر جائینگے۔ اور اس طرح مقامی مسلمانوں کی تقویت کا موجب بنیں گے۔ دریائے جمنا سے نیچے مسلمانوں کی آبادی بہت کم ہے۔ اور ہندو پرستی کا بہت زور ہے۔ مقامی مسلمان بہت دبے ہوئے ہیں۔ اس طرح ان کی بھی امداد ہوسکیگی ہمارے احمدی احباب جو خدا تعالیٰ کی بڑھتی ہوئی قوم کے افراد ہیں۔ انہیں اس طرف خصوصیت سے متوجہ ہونا چاہئے۔

(خاکسار علی محمد صابر۔ بی۔اے۔بی۔ٹی قادیان)

پوسٹ ماسٹر جنرل کا نقصان رساں سرکلر

کچھ عرصہ ہوا۔ میں نے الفضل میں ایک مضمون کے ذریعے منیجران اخبارات کو توجہ دلائی تھی۔ کہ پوسٹماسٹر جنرل کی طرف سے آئے دن اخبارات پر ایسی ایسی پابندیاں عائد کی جارہی ہیں جن سے کام کے سرانجام دینے میں سخت مشکلات پیش آرہی ہیں۔ اس لئے سب کو مل کر اس کے خلاف پروٹسٹ کرنا چاہیئے۔ اخبارات سب سے زیادہ کسٹمر ہیں اور باوجود اس کے ان کے حقوق کی نگہداشت نہیں کی جاتی۔

کوئی اخبار نویس نہیں چاہتا۔ کہ اس کا اخبار لیٹ ہو کر پہنچے۔ لیکن کبھی کسی عذر سے اخبار وقت پر پوسٹ نہ ہو سکے۔ تو فوراً ایک نوٹس جاری ہو جاتا ہے۔ کہ کیوں نہ تمہارا اخبار رجسٹریشن سے نکال دیا جائے۔ حالانکہ جب ٹکٹ لگا دیئے جائیں۔ تو ڈاکخانے کا فرض ہے۔ کہ اسے روانہ کرے۔ جس طرح ڈاک کے پہنچانے میں بعض اوقات دیر ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اخبار کے چھپنے میں بھی دیر ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد اور کئی ایسے ایسے سرکلر جاری ہوئے۔ ابھی اسی ہفتے ایک نیا سرکلر جاری ہوا ہے کہ پتے کی چٹوں پر خریداری نمبر نہ لکھا جائے۔ نہ چھاپا جائے۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ اخبارات کے دفاتر کا تمام کام انہی نمبروں پر چلتا ہے۔ ورنہ ایک ایک نام کے کئی کئی خریدار ہوتے ہیں۔ ان میں تمیز مشکل ہے۔ موجودہ وی۔پی (صفحہ ...)

... سسٹم میں اکثر فارم گم ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا پتہ سوائے نمبروں کے نہیں چل سکتا۔ پھر چٹیں تو عموماً ایک سال کیلئے چھاپکر ذخیرہ رکھی جاتی ہیں۔ پوسٹ ماسٹر جنرل کے اس سرکلر کے رُو سے وہ سب ردی ہو گئیں۔ خیال کیجئے۔

غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کی سکیم

حضرت مسیح موعودؑ کے ایک عظیم الشان نشان کی اشاعت

اشاعتِ اسلام ہمارا بہت بڑا فرض ہے خصوصاً اس زمانہ میں جبکہ غیر مسلموں کی طرف سے اسلام کے خلاف کوششیں زوروں پر ہیں۔ ہمیں چاہیئے۔ ہم ان ناواقفوں کو سمجھائیں۔ کہ جس چیز کو وہ مٹانا چاہتے ہیں۔ وہ ان کے لئے دونوں جہان میں ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ یہ بات ان پر واضح کر دینا ہمارا فرض ہے تا اس طرح اسلام کے دشمن اسلام کے دوست بن جائیں۔ اور اس ملک میں کیا تمام جہان میں امن پھیل جائے۔ اس کے لئے بہترین کتاب حضرت مسیح موعودؑ کی اسلامی اصول کی فلاسفی ہے۔ جس کے متعلق حضورؑ خود فرماتے ہیں۔

”یہ وہ مضمون ہے۔ جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اس کی تائید سے لکھا گیا ہے۔ اس میں قرآن شریف کے وہ حقائق اور معارف درج ہیں۔ جن سے آفتاب کی طرح روشن ہو جائیگا۔ کہ درحقیقت یہ خدا کا کلام اور رب العالمین کی کتاب ہے۔ اور جو شخص اس مضمون کو اوّل سے آخر تک پانچوں سوالوں کے جواب میں سنیگا۔ میں یقین کرتا ہوں۔ کہ ایک نیا آسمان اس میں پیدا ہو گا۔ اور ایک نیا نور اس میں چمک اٹھیگا۔ اور خدا تعالےٰ کے پاک کلام کی ایک جامع تفسیر اس کے ہاتھ آ ئیگی۔۔۔۔۔۔ سو مجھے جتلایا گیا۔ کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھلجائیگا اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائے گی جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے۔۔۔۔۔“

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتلایا ہے۔ کہ اس کتاب کی خوب اشاعت ہونی چاہیئے۔ مگر افسوس کہ ہم نے اس طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ غیر مسلم مختلف زبانوں میں کتب شائع کر کے اسلام کو مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تو ہم کو کس قدر ضروری ہے۔ کہ ہم مختلف زبانوں میں اسلام کی خوبیاں ظاہر کرنے والی کتب کی اشاعت کریں۔ اس زمانہ میں تمام دنیا میں انگریزی ایک عام زبان ہے۔ اس لئے کم از کم اس ایک ہی زبان میں جس قدر ہو سکے کوشش کریں۔ غیر مسلم بڑی قیمت دیکر اسلامی کتب نہیں خریدتے اس لئے ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم ایسا لٹریچر شائع کریں۔ جو مفت یا بہت ہی کم قیمت پر دے سکیں۔ اس لئے خاکسار نے گذشتہ سال اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ شائع کیا۔ جس کی بہت کم قیمت رکھی۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے یہ ایڈیشن بہت مقبول ہوُا۔ اب وہ ختم ہونے کو ہے۔ اس لئے دوسرا ایڈیشن شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ چونکہ میرا ارادہ ہے۔ کہ یہ کام مستقل طور پر جاری رہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ کم از کم ایک سو خریدار ایسے ہوں جو ماہوار ایک روپیہ کی یہ کتب خرید کر اپنے علاقوں میں فروخت کریں۔ یا مفت تقسیم کر دیں۔ یا غیر ممالک کے احمدی مشنوں کو اپنی طرف سے روانہ کرنے کی اجازت دیں۔

اس مقصد کے لئے یہ کتاب ایک روپیہ کی چار کے حساب سے دی جائے گی۔ اور حقیقی اسلام کی تبلیغ کے لئے آسمانی پیغام کا انگریزی ترجمہ بھی اس کے ساتھ دیا جائیگا۔ گویا ایک روپیہ میں آٹھ کتب ہوں گی۔ علاوہ ازیں اس ملک میں یا غیر ممالک میں روانہ کرنے کا خرچ بھی میرے ذمہ ہوگا۔ جو جماعت یا احباب اس کتاب کی خریداری کے لئے ماہوار ایک روپیہ کے حساب سے باقاعدہ قیمت روانہ کرتے رہینگے ان کے مبارک ناموں کی ایک فہرست ہر ماہ انشاء اللہ تعالےٰ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کرتا رہوں گا۔

امید ہے۔ ہماری جماعت جس کو خدا تعالےٰ نے اشاعت اسلام کے عظیم الشان کام کے لئے منتخب کیا ہے۔ وہ خاص طور سے اس سکیم کو کامیاب بنانے میں خاکسار کا ہاتھ بٹا کر عنداللہ ماجور ہو گی۔ فقط

(خاکسار:۔ عبداللہ الہ دین۔ اکسفورڈ سٹریٹ سکندر آباد)

تلاش ملازمت

ہمارے ہاں تین نوجوان یعنی نقشہ نویس۔ فیروڈ ائیرا ور ایک کلرک بالکل بیکار ہیں۔ جو کہ پہلے کئی ایک دفاتر میں کام کر چکے ہیں۔ احباب سلسلہ میں سے جو کوئی ایسی اسامی خالی پائے پتہ ذیل پر مطلع فرمادے۔ (سکرٹری انجمن احمدیہ نارووال)

حصّہ وصیت کی وصولی کے قواعد

مجلس معتمدین نے بذریعہ ریزولیوشن مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۱۰ء باجازت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد منظوری قواعد ایک جلسہ کیا۔ جس میں حصّہ وصیت کی ادائگی کے متعلق حسب ذیل امور طے ہوئے

پنجاب میں جو مالکان اراضی ہیں۔ اور ان کی راہ میں وصیت کرنے میں کوئی دقتیں ہیں۔ تو ان کے لئے مناسب ہے۔ کہ وہ جس قدر جائداد کو وصیت کرنا چاہتے ہیں۔ اسے بجائے وصیت کے اپنی زندگی میں ہبہ کر دیں۔ اور ہبہ نامہ پر اپنے ورثاء بازگشت کے (اگر کوئی ہوں) دستخط کرائیں جن سے ایسے ورثاء کی رضامندی پائی جائے۔ اور ہبہ نامہ کی رجسٹری ضروری ہے۔ اور جائداد موہوبہ کا داخل خارج مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرائیں۔ لیکن ایسی صورت میں انہیں نئی پیدا کردہ جائداد کے متعلق ایسا وقتاً فوقتاً کرنا ہوگا۔

اگر ہبہ مذکور میں بھی دقت ہو۔ تو جس قدر جائداد کی وصیت یا ہبہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کی قیمت بازاری مقرر کر کے یا اس کو فروخت کر کے قیمت مقرر کردہ یا زر ثمن کو مجلس کار پرداز مصالح قبرستان کے حوالہ کریں۔ لیکن ایسی صورت میں جب وہ نئی جائداد پیدا کریں تو اسکے متعلق بھی انہیں وقتاً فوقتاً ایسا ہی کرنا ہوگا۔

حصہ وصیت کی وصولی کے متعلق مجلس معتمدین نے ۲۵ جون ۲۲ء کو حسب ذیل فیصلہ کیا۔

(ل) جس وصیت میں جائداد غیر منقولہ ہو۔ اسکی رجسٹری کرانی ہوگی۔

(ب) وصیت جس میں جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کی ہو۔ اس وصیت کا نفاذ اسیطرح ہونا چاہیئے۔ جس طرح کہ وصیت میں درج ہے یعنی وہ جائداد انجمن کے قبضہ و تصرف میں آنی چاہیئے۔ جس کے بعد انجمن کا اختیار ہوگا چاہے اسکو فروخت کرے چاہے تو اسکو رکھے۔

(ج) جائداد کی قیمت زیر فقت ادائگی حصہ وصیت) خود بخود مقرر نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ انجمن کے مشورہ سے قیمت مقرر ہونی چاہیئے۔

(د) اگر کسی وصیت میں ایسی جائداد شامل ہو جو کچھ جدی اور کچھ پیدا کردہ ہو۔ تو موصی کو وصیت میں شرط لکھدینی چاہیئے کہ اگر میرے وارثان جدی جائداد کا حصہ دینے میں عذر یا اعتراض کریں“

تو یہ حصہ وصیت کا میری پیدا کردہ جائداد میں سے وصول کیا جائے۔ ایسا ہی اگر کوئی ایسی جائیداد ہو۔ کہ جس کو موصی انجمن کے حوالہ کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ یا انجمن اس پر قانوناً قابض نہیں ہو سکتی۔ تو حصہ وصیت کردہ کے بارے میں موصی کو یہ تحریر کرنا لازم ہے۔ کہ یہ حصہ میری اس جائداد سے دیا جائے جو میری خود پیدا کردہ ہے۔ بشرطیکہ وہ جائداد اس قدر ہو کہ حصہ وصیت کردہ اُس سے پورا ہو سکے۔

(۵) جائداد منقولہ کی صورت میں موصی کی نعش بہشتی مقبرہ میں دفن نہ کی جائے گی۔ اور نہ ہی موصی کا کتبہ لگایا جائیگا۔ جب تک حصہ وصیت کردہ وصول نہ ہو جائے۔

(۳) حصہ وصیت کی وصولی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا ارشاد اور نمونہ یہ ہے:۔

"وصیت بہر حال اگر پہلے نہ ادا ہو چکی ہو۔ تو جلد سے جلد ادا ہو جانی چاہیئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ مہینوں پر بات جا پڑے میں نے اپنی بیوی کا روپیہ وفات کے بعد قرض لیکر ادا کر دیا تھا۔ تا کسی کا مجھ پر اعتراض نہ ہو"

اندریں حالات دفتر بہشتی مقبرہ قاعدے اور قانون کا پابند ہے۔ کہ دفن ہونے سے پہلے حصہ وصیت وصول کرے بہتر ہوگا۔ کہ احباب اپنی زندگی میں ہی وصیت کی ادائگی کا فیصلہ کر جایا کریں۔

بالآخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اتباع میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے۔ اور ایمانی جوش ان میں پیدا کرے۔ اور اُن کا خاتمہ بالخیر کرے آمین

(سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی۔ قادیان۔ دارالامان)

وصیتیں

نمبر ۳۲۶۳:۔ میں صغرا بیگم زوجہ میاں شریف احمد صاحب قوم ارائیں عمر تقریباً ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سامانہ ضلع ریاست پٹیالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ جون ۱۹۳۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) اس وقت میرے پاس کل طلائی زیورات قیمتی ۵۱۴ کے ہیں۔ اور زیورات نقرئی قیمتی ۱۰۰ روپے کے موجود ہیں۔ یعنی کل موجودہ زیورات ۶۱۴ روپیہ کے ہیں۔ میں اپنی تمام جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

(۲) میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۳) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ (۴) میں اپنا مہر اپنے خاوند کو معاف کر چکی ہوں۔

العبد۔ صغرا بیگم بقلم خود۔ گواہ شد۔ سیکرٹری صوفی محمد عثمان احمدی بقلم خود ۱۸ جون ۱۹۳۳ء۔ گواہ شد۔ شریف احمد احمدی بقلم خود خاوند موصیہ۔ ۱۸ جون ۱۹۳۳ء

نمبر ۳۲۵۶:۔ میں کالو شاہ ولد بہادر شاہ قوم شیخ عمر ۲۷ سال تاریخ ۱۶ مارچ ۱۹۱۵ء ساکن بنگہ تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۳۳ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ اور جائیداد کی آمد پر میرا گذارہ ہے۔ علاوہ ازیں میں بکریاں چراتا ہوں۔ مگر یہ زمینداروں کی ہیں۔ جو خود ان کے چارہ وغیرہ کی کفالت کرتے ہیں۔ اور اس طور پر میری بکریاں بھی پل جاتی ہیں۔ میری جائیداد کی جس کی میں وصیت کرتا ہوں تفصیل یہ ہے۔ کہ چند بکریاں ہیں۔ انکی مجموعی قیمت ۱۰۰ روپیہ ہے نہ میرا اور ذریعہ آمد ہے۔ اور نہ جائیداد۔ ہاں کبھی کبھی کوئی دوست بطور ہدیہ کچھ دیدیتے ہیں۔ تو وہ بھی میرے گذارہ میں شامل ہوتا ہے مگر یہ عطایا غیر معین اور نا قابل ذکر ہیں۔ پس میں اس ملکیت کی وصیت کرتا ہوں۔ کہ اس کے حصہ ۱/۱۰ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اور اگر میری وفات کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو جائے۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی۔

محصلان بیت المال کی کارگذاری

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک پر محصلان بیت المال نے بھی جلد جلد دورہ کر کے جماعتوں کو نئے کارکن مقرر کرنے کی طرف متوجہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ اس سے پہلے جن جماعتوں کے نئے کارکنان کا ذکر آ چکا ہے۔ ان کے علاوہ مولوی رحمت اللہ صاحب مولوی فاضل نے جماعت غوث گڑھ و چک لوہٹ و جماعت پائل و خانپور میں دورہ کیا ہے۔ ان جماعتوں میں حسب ذیل نئے کارکن کام کر رہے ہیں:۔

جماعت غوث گڑھ میں چودہری نور محمد صاحب و چودہری شہزادہ صاحب و چودہری غلام قادر صاحب حکیم فضل الرحمٰن صاحب چودہری نور احمد صاحب و چودہری یوسف صاحب :: چک لوہٹے میں چودہری عبد الرحیم صاحب چودہری محمد اسمٰعیل صاحب و چودہری نور محمد صاحب :: جماعت پائل میں ماسٹر شاہدین صاحب و علی احمد صاحب :: جماعت خانپور ڈاکخانہ سرہند میں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— لاہور سے ۲۰ ستمبر کی ایک خبر ہے۔ کہ خان بہادر عبدالعزیز جنہوں نے مقدمہ سازش لاہور اور کئی ایک دیگر مقدمات برآمد کئے ہیں۔ گورداسپور میں سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوئے ہیں۔

—— الہ آباد کے ہندی ادبی رسالہ چاند سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔

—— جیسور میں ۲۰ ستمبر کو پولیس نے کانگریس کمیٹی کے دفتر پر چھاپہ مارا۔ ابھی پولیس سپرنٹنڈنٹ اور عملہ پولیس دفتر کے اندر ہی تھا۔ کہ وہاں بم پھٹا۔ وہ تو بھاگ کر باہر نکل گئے۔ مگر عمارت جلکر راکھ ہو گئی۔

—— لاہور کے شہری مسلم حلقہ سے ملک محمدالدین صاحب اور خواجہ فیروزالدین صاحب کے مقابلہ میں کانگریس نے ایک کہار معراج الدین کو کونسل کی ممبری کے لئے کھڑا کیا تھا۔ لیکن اسے بری طرح شکست ہوئی۔ اور ملک محمدالدین صاحب کامیاب ہو گئے۔ امید ہے۔ اس سے کانگریس کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ مسلمانوں میں اسے کتنا رسوخ حاصل ہے۔

—— لندن سے ۱۹ ستمبر کی ایک اطلاع ہے۔ کہ وہاں ۳۷ سالہ شاہی خاندان کی ایک عورت نے سپین کے ایک اماماسالہ شہزادہ سے شادی کر لی ہے۔

—— ڈاکٹر مونجے نے لکھا تھا۔ کہ میں سر سپرو اور مسٹر جیکار کے مجبور کرنے پر گول میز کانفرنس میں شامل ہو رہا ہوں۔ لیکن سر سپرو نے اس کی زبردست تردید کی ہے۔ ایسے لوگ دل سے تو چاہتے ہیں۔ کہ ولایت کی سیر کریں۔ لیکن چونکہ کانگریس سے بھی تعلق توڑنا نہیں چاہتے۔ اس لئے جھوٹے بہانے بناتے رہتے ہیں۔

—— انبالہ سے ۱۹ ستمبر کی ایک اطلاع اخبار "بندے ماترم" لاہور نے شائع کی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ گاندھی جی پنڈت جواہر لال نہرو۔ پنڈت مالویہ اور دوسرے لیڈر عنقریب انبالہ جیل میں لائے جا رہے ہیں۔ اور یہاں ۲۳ اور ۲۴ ستمبر کو صلح کے متعلق ایک کانفرنس ہو گی۔ وائسرائے ہند اور دیگر سرکاری افسران بھی شامل ہونگے۔ اس سلسلہ میں ڈپٹی کمشنر انبالہ نے صدر پٹیل سے ایک گھنٹہ گفتگو کی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ کانفرنس کامیاب ہو گی۔

—— الہ آباد سے ۲۰ ستمبر کی ایک خبر ہے۔ کہ مسٹر ایگزنڈر جو ولایت سے صلح کرانے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ مسٹر گاندھی اور وائسرائے سے مل چکے ہیں۔ اور آج پنڈت موتی لال نہرو سے ملنے کے لئے مصوری جا رہے ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو سے ملنے کی اجازت حکومت نے انہیں نہیں دی۔

—— شملہ سے ۱۹ ستمبر کو ڈاکٹر اے سہروردی نے گول میز کانفرنس کی ہیئت ترکیبی کے متعلق ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ کانفرنس ۱۹۳۱ء کے موسم گرما میں بمقام دہلی منعقد ہونی چاہیئے۔

—— شملہ سے ۲۰ ستمبر کی ایک اطلاع ہے۔ کہ گول میز کانفرنس میں ہندوستانی نمائندوں کے اس مطالبہ پر متحد ہو جانے کی زبردست توقع ہے۔ کہ کینیڈا کے ککنگسٹن کالج کے اصول پر ہندوستان میں ایک انڈین ملٹری کالج کھولا جائے۔ اور امید ہے۔ یہ تجویز منظور بھی ہو جائیگی۔

—— امرتسر سے ۱۹ ستمبر کی ایک خبر ہے۔ کہ وہاں تحریک کانگریس مدھم پڑ گئی ہے۔ اور پکٹنگ کے لئے رضاکار نہیں ملتے۔ اس وجہ سے کانگریس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۲۴ ستمبر سے غیر ملکی کپڑا فروخت کرنے کی اجازت دی جائے۔ اگر یہ صحیح ہے۔ تو ملک کے لئے تو بہت فائدہ ہے۔ لیکن کانگریس کے لئے باعث ذلت ہے۔

—— ناگپور کے ایک گاؤں میں ۱۸ ستمبر کو پولیس نے کچھ لوگوں کو گرفتار کیا۔ اس پر کئی سو گونڈوں نے انہیں رہا کرانے کے لئے پولیس پر حملہ کر دیا۔ پولیس نے گولی چلائی۔ چار گونڈ ہلاک اور پچاس مجروح ہوئے۔

—— لاہور سے ۱۸ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ حکومت نے پنجاب کی تمام کانگریس کمیٹیوں کو خلاف قانون جماعتیں قرار دیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں پولیس نے مختلف مقامات پر کانگریس کے دفاتر پر چھاپے مار کر سب کچھ ضبط کر لیا۔

—— پنجاب گورنمنٹ گزٹ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ضلع شیخوپورہ میں ۹ مقامات پر تعزیری پولیس تعینات کی گئی ہے۔ کانگریس کی فتنہ انگیزیاں پر امن دیہاتیوں کے لئے وبال جان ثابت ہو رہی ہیں۔

—— لندن کی ایک اطلاع ہے۔ کہ وہاں کی انڈین سٹوڈنٹس یونین نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کوئی طالب علم گول میز کانفرنس کے کسی نمائندے کی خاطر و مدارات نہ کرے۔

—— امرتسر میں بھی ایک مقدمہ سازش زیر سماعت ہے ۱۹ ستمبر کو اس میں ایک سلطانی گواہ کی شہادت ہوئی۔ ۲۰ کو دوسرے کا بیان ہونا تھا۔ لیکن وہ سابقہ بیان سے منحرف ہو گیا اور اس نے صاف کہدیا۔ کہ میں نے پہلا بیان پولیس کے دباؤ سے دیا تھا۔

—— شملہ سے ۲۰ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ پریس آرڈیننس کی میعاد یکم جنوری ۱۹۳۱ء تک بڑھا دی گئی ہے۔

—— احمد آباد کی ۲۰ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ پنڈت کرشن کانت مالوی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

—— ڈائرکٹر صاحب محکمہ اطلاعات پنجاب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ خان بہادر عبدالعزیز ڈپٹی کمشنر جالندھر کے گول میز کانفرنس میں شمولیت کی خبر غلط ہے۔

—— بجنور کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ اخبار مدینہ سے حکومت نے چار ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔

—— الہ آباد سے ۲۲ ستمبر کو گول میز کانفرنس کے ایک مسلم نمائندے نے اعلان کیا ہے۔ کہ سر میاں فضل حسین نے انہیں کوئی ہدایات نہیں دیں۔

—— امرتسر میں ۲۰ ستمبر کو آٹھ سکھ عورتوں نے دربار صاحب پر پکٹنگ کیا۔ اور غیر ملکی کپڑے میں ملبوس کسی کو اندر نہ جانے دیا۔

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ دہلی میں چند سرکردہ اخبارات کے ٹیلیفون پر بھی سنسر بٹھا دیا گیا ہے۔

—— شملہ سے ۲۲ ستمبر کو جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ سرحد کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وہاں کامل امن قائم ہو گیا ہے اور کل سے روزانہ پیغامات کی روانگی ملتوی کر دی جائے گی۔

—— دہلی سے۔ برطانوی براڈکاسٹنگ کارپوریشن نے اعلان کیا ہے۔ کہ لاسلکی کے لائسنسوں کی تعداد ۳۴ لاکھ ۶۲ ہزار ہے۔ ۵۰۴۰ ہزار لائسنس اس تعداد سے علاوہ ہیں۔ جو اندھوں کو مفت دیئے گئے ہیں۔

—— شملہ سے ۱۲ ستمبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ مسٹر چارلس سٹیڈ انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب چار ماہ کی رخصت پر انگلستان جا رہے ہیں۔

—— دہلی کی ایک خبر ہے۔ کہ بعض مقامی حکومتوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ موجودہ تحریک کی وجہ سے پولیس والوں کو بسا اوقات جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے جب انہیں ایسی ڈیوٹیوں پر لگایا جائے۔ تو آٹھ آنہ یومیہ الاؤنس عطا کرے۔

—— لاہور سے ۲۲ ستمبر کی ایک اطلاع ہے۔ کہ دیہات میں کانگریس کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لئے وہاں ایک انجمن بنائی گئی ہے۔ نہایت مبارک بات ہے۔

—— مدنا پور سے ۲۲ ستمبر کی ایک خبر ہے کہ کونٹائی سب ڈویژن کے بعض دیہاتیوں نے چوکیدارہ ٹیکس ادا کرنے سے انکار کر دیا جب پولیس پہونچی۔ تو لوگوں کا بہت سا ہجوم ہو گیا۔ جسے منتشر ہو جانے کا حکم دیا گیا۔ اور ان کے انکار پر پولیس نے حملہ کر دیا۔ پاس ہی تالاب تھا۔ لوگ جانیں بچانے کے لئے اس میں کود پڑے۔ اور پانچ غرق ہو گئے۔

... قادیان سے شائع کیا